SEERAT EDITION

An International Journal of
ISLAMIC AND SOCIAL SCIENCES
ISLAMICUS

PAKISTAN ISLAMICUS
(An International Journal of Islamic and Social Sciences)
Volume:05, Issue:03-SE, July-September, 2025, Pages:01-08
Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home
Publisher Website: https://www.mircpk.net

MUSLIM INTELLECTUALS
Research Center Multan-Pakistan

نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے خوردونوش کے جانور

THE DIETARY ANIMALS CONSUMED BY THE PROPHET MUHAMMAD (Sallallahu ‘Alayhi wa Sallam)

***Rowaifa Ameer**[1]**, Professor Dr Kalsoom Paracha**[2]

[1] MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, The Women University Multan, Punjab, Pakistan.
[2] Vice Chancellor/Chairperson, Department of Islamic Studies, The Women University Multan, Punjab, Pakistan.

HEC "Y" Category
HJRS HEC Journal Recognition System

ARTICLE INFO

Article History:

Received:	June 20, 2025
Revised:	July 11, 2025
Accepted:	July 14, 2025
Available Online:	July 18, 2025

Keywords:
Muhammad
Prophet
Dietary
Consume
Animals

Funding:
This research journal (PIIJISS) doesn't receive any specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ABSTRACT

This research explores the dietary habits of the Prophet Muhammad (peace be upon him), specifically focusing on the consumption of animal-based foods such as meat, milk, honey, fish, and animal fats. Through the lens of authentic Hadith literature and classical Islamic sources, the study highlights how the Prophet (Sallallahu ‘Alayhi wa Sallam) approached animal-derived foods with balance, moderation, and an awareness of health and spirituality. Meat from sheep and goats, especially the shoulder portion, was favored but consumed occasionally. Milk from cows, goats, and camels was regularly consumed and praised for its nourishment. Honey was regarded as a natural medicine, aligning with both Quranic and Prophetic emphasis on its healing properties. Fish was permitted and consumed, particularly during expeditions. The Prophet (Sallallahu ‘Alayhi wa Sallam) also acknowledged the nutritional value of animal fat and clarified its permissibility. These dietary habits reflect not only nutritional wisdom but also a profound spiritual discipline that encouraged gratitude, moderation, and hygienic practices. The study concludes that the Prophetic dietary model, particularly in relation to animal-based foods, offers valuable insights for both physical health and holistic well-being in the modern era.

***Corresponding Author’s Email:** ameerrowaifa009@gmail.com

کھانے پینے کے بارے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ معمول یہ نہ تھا کہ صرف ایک ہی کھانے کی چیز پر اکتفا فرمائیں اور دوسرے کھانے پینے کی چیزوں کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے- بلکہ معمول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھا کہ وہ مختلف کھانے پینے کی چیزوں سے لطف اندوز ہوا کرتے تھے اور اپنے رب تعالیٰ، اس کی نعمتوں اور احسان کا شکر فرمایا کرتے تھے-

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت طیبہ تھی کہ تھے- باقی لوگوں کی طرح ایک منفرد خصوصیت کی حامل کھانے پینے کی اشیاء زیادہ پسند فرماتے بانسبت باقی عام کھانوں کے اور کچھ ایسی اشیاء بھی تھیں جن کو وہ پسند نہ کرتے تھے- چونکہ بعام شراب انسان کی زندگی کے لیئے، اس کی اچھی صحت کے لیے، اچھی غذا کا استعمال ہونا ضروری ہے جس سے اس کے جسم میں قوت پیدا ہو اور اس کو ہشاش بشاش رکھے—اور سب سے بڑھ کر اس کو ایک نایاب خول میں ڈال دیا جس سے اس کی حیاتی کے لیے سب چیزیں میسر ہوں-[1]

ایک غذا کو استعمال کرنے کی کئی وجوہات بیان کی گئی ہیں

ایک ہی چیز کو مسلسل کھانے سے انسان کی طبیعت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے

- **اگر** ایک انسان ایک ہی شئے کو بار بار استعمال کرے گا اپنے کھانے میں تو وہ شخص دوسری چیزوں سے محروم رہے گا اور وہ ایک کھانا لگاتار کھانے سے اس پر کمزوری طاری ہو جائے گی اور اگر اچانک سے اس میں تبدیلی کر دے گا تو وہ اس کے لیے مشکلات کا باعث بن جائے گی-

❖ **اس** لیے انسانی طبیعت کے لیے ضروری ہے کہ اگر ایک چیز پر ہمیشگی اختیار کی جائیں گی تو وہ انسانی صحت ہو یا جسم کے لیے کتنی ہی فائدہ مند کیوں نہ ہو وہ اس کو کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی قسم میں نقصان دے گی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کھانے پینے کی چیزوں میں مختلف اقسام کے گوشت اور کئی قسم کے پھل وغیرہ استعمال فرمائے تھے۔

قرآنی آیات

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد مبارک ہے:

"يَسْاَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْۖقُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ"[2]

(تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا چیز حلال ہے، کہہ دو تمہارے لیے سب پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں،)

ایک اور جگہ قران مجید میں حلال اور پاکیزہ رزق کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد رب کریم ہے:

"يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ"[3]

پھر فرمایا: "اور اللہ کا شکر ادا کرو"

"اے اہلِ ایمان! کھاؤاُن تمام پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دی ہیں."

فرمان نبوی ﷺ کھانے کے بارے میں

کھانے کے بارے میں حدیث نبوی میں چند آداب بیان ہوئے کہ کس طرح سے کھانے میں انسان کو اپنا پیٹ بھرنا چاہیئے یا نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں موجود ہے:

((عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ، فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ))[4]

(مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کسی آدمی نے کوئی برتن اپنے پیٹ سے زیادہ بڑا نہیں بھرا، آدمی کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اور اگر زیادہ ہی کھانا ضروری ہو تو پیٹ کا ایک تہائی حصہ اپنے کھانے کے لیے، ایک تہائی پانی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے باقی رکھے۔)

جہاں پر کھانے کے حلال و حرام کا ذکر کیا ہے وہاں پر اس بارے میں بھی تلقین کی گئی کہ ہم نے نصاریٰ اور یہود کے کھانوں کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے:

گوشت کھانے کے بارے میں فرمان نبوی ﷺ

ماس (گوشت) کے بارے میں فرمایا گیا کہ خلد بریں میں جو جنتیوں کو کھانا پیش کیا جاتا ہے اس میں جو سب سے اعلیٰ اور عمدہ کھانوں میں ہوتا ہے ان میں سب سے معتبر اور عمدہ کھانا جو شمار کیا جاتا ہے وہ گوشت کا سالن ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ بات صرف جنتیوں کے کھانے تک محدود نہ رہی بلکہ انہیں جو نایاب کھانا پیش کیا جاتا ہے وہ گوشت ہے اور اسی وجہ سے گوشت کو دنیا و آخرت میں باقی تمام کھانوں کا سردار شمار کیا گیا۔[5]

((عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْجَنَّةِ، اللَّحْمُ))[6]

(ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اہل دنیا اور اہل جنت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے“۔)

اس کے علاوہ آقا محمد عربی ﷺ کے پسندیدہ کھانے کے بارے میں جب ذکر آیا تو اس میں آقا کریم ﷺ کی مرغوب غذا گوشت کا ذکر آیا اور اس کے بارے میں حدیث شریف میں بھی ذکر موجود ہے۔

جانوروں کے وہ اعضاء جو رسول خدا ﷺ کو محبوب تھے

گوشت کھانا محمد عربی ﷺ کا پسندیدہ تھا اور آقا کریم ﷺ نے اس لذیذ کھانے کو جنتیوں کا کھانا قرار دے کر اسے کھانوں کا سردار بنا دیا اور اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے جانور کے جن گوشت کے جن حصوں کو سب سے زیادہ تناول فرمانا پسند فرمایا ان کا بھی ذکر موجود ہے۔

گردن کا گوشت

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جس طرح حلال جانوروں میں سے کچھ خاص حصوں کا گوشت پسند تھا اور ان کو بہت شوق سے تناول فرماتے تھے۔ جو پسندیدہ اعضاء تھے ان میں سے ایک گردن کا گوشت تھا۔ اور اس بات کا ذکر **ضباعہ بنت زبیر** نے بیان کیا جس کا پورا واقعہ کچھ اس طرح سے ہے۔

ضباعہ بنت زبیر بیان کرتی ہیں کہ

ہمارے پاس ایک بکری تھی جس کو ہم نے کھانے کے لیئے ذبح کیا۔ جیسے ہی ہم نے اس کو ذبح کیا اس بات کی خبر آقاء مدنی ﷺ کو ملی تو آقا کریم ﷺ نے ایک خبر رساں کو بھیج کر اس ذبح شدہ بکری کے گوشت میں سے حصہ مانگا اور اسے نوش فرمانے کی فرمائش کی لیکن ہم اس ذبح شدہ بکری کو سالن مین تبدیل کر چکے تھے اور اسے کھا بھی چکے تھے۔ یہاں تک کہ میرے پاس کچھ باقی نہ رہا تھا سوائے گردن کے گوشت کے اور یہ وہ حصہ تھا جسے مجھے آنحضرت محمد ﷺ کی طرف بھیجتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی تھی کہ میں کس طرح اس کو دو جہاں کے سردار کی خدمت میں کیسے پیش کروں اور اس بات کا بھی رنج تھا کہ سیدالکونین ﷺ کی فرمائش کو پورا کرنے میں عاجز ہو گئی ہوں۔

خبر رساں نے جب دیکھا اور ساری حالت کا جائزہ لیا تو وہ محبوب خدا ﷺ کی طرف لوٹ

گیااور سارا واقعہ سنایا کہ ضباعہ بنت زبیر کے پاس صرف گردن کے حصے کے علاوہ کچھ باقی نہیں ہے اور وہ اسے آپ کی خدمت میں بھیجنے سے ہچکچا رہی ہے- خبر رساں کی زبانی ماجرہ سنتے ہی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قاصد کو واپس لوٹایااور اس کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ جو بھی میسر ہے اسے خدمت قونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر کریں- کیوں کہ جو بچا ہے وہ حصوں میں سے بہتر حصہ ہے اس لیئے کہ اس میں تکلیف بہت کم ہے اور بھلائی بہت زیادہ ہے-[7]

طبّی لحاظ سے فوائد

گردن کا گوشت کھانے کے طبّی فوائد میں سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ جلد ہضم ہوتا ہے، معدہ اسے باآسانی قبول کرتااور اسے جلد ہی خون میں شامل کرنے میں مدد ملتی ہے-[8]

پیٹھ کا گوشت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں پر بازو اور گردن کے گوشت کو کھانے میں محبوب رکھتے تھے وہاں پر پیٹھ کے گوشت کو تناول فرمانا بھی پسند فرماتے تھے- کیوں کہ عادت طیبہ تھی کہ ایک ہی کھانے پر اکتفاء نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی ایک قسم کے کھانے کو ہر وقت نوش فرمانا پسند فرمایا تھا- جانور کے جسم کے مختلف حصے کے گوشت کھانے کو جہاں محبوب رکھا وہاں پیٹھ کے گوشت کو بھی فوقیت دی- جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اس بات کا ثبوت ملتا ہے-[9]

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ

> ((عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ ، يُحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَقَدْ نَحَرَ لَهُمْ جَزُورًا أَوْ بَعِيرًا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالْقَوْمُ يُلْقُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ يَقُولُ أَطْيَبُ اللَّحْمِ، لَحْمُ الظَّهْرِ))[10]
>
> (عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے جنہوں نے لوگوں کے لیے ایک اونٹ ذبح کرر کھا تھا بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت فرماتے سنا ہے جب لوگ آپ کے لیے گوشت ڈال رہے تھے: ”سب سے عمدہ اور لذیذ پٹھے کا گوشت ہوتا ہے۔)

اس کے علاوہ جو جانور کے گوشت میں سب سے بہترین حصہ ہو گا وہ پیٹھ کے گوشت کا ہے اور اس بات کی گواہی حضرت عبداللہ بن عمر دیتے ہیں کہ فرماتے ہیں ایک دفعہ میں بارگاہ خدمت اقدس میں تشریف لے گیا تھا اور وہ وقت کھانے کا تھا اور اس دوران آقاء عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف فرما ہوئے تھے- چونکہ کھانے کا وقت تھا تو لوگوں نے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا تو جو سالن بنایا گیا تھا وہ گوشت کا تھا- جو میزبان حضرات تھے وہ سالن میں سے جو اچھا اچھا سالن تھا اور گوشت کے ٹکڑے جو تھے وہ خدمت اقدس میں پیش کر رہے تھے- سرور قونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ دیکھا اور اس بات کو نوٹ فرمایا کہ گوشت کے اچھے اچھے ٹکڑے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی پیش کیئے جا رہے ہیں تو فرمایا آقا عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوشت کے اس حصے کی طرف نشاندہی کی جو کہ کمر والا حصہ ہے-[11]

بازو کا گوشت

بازو کا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا محبوب تھا اس بات کا اندازہ ہم ذیل میں کچھ احادیث سے لگاتے ہیں-

> ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ))[12]
>
> (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے بکری کے کھر کی دعوت دی جائے تو میں اسے بھی قبول کروں گا اور اگر مجھے وہ کھر بھی ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں اسے قبول کروں گا۔)

جس طرح سے ہمیں احادیث سے بھی پتہ جہاں چلا ہے اور اس بات کا مختلف واقعات میں بھی ذکر ہے کہ جہاں پر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیٹھ کا گوشت پسند فرمایا اس کو بھی کھانے میں ترجیح دی وہیں پر بازو کے گوشت کو پسندیدگی کے ساتھ بھی نوش فرمانے کا ذکر ہے -اور اس بات کا ذکر **"الوافا باحوال المصطفیٰ میں امام ابن جوزی "** نے تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے جو کہ ابوہریرہ کی زبانی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھانے میں گوشت پیش کیا گیا تھا- وہ لوگ جنہوں نے کھانے کا انتظام کیا تھا اس نے آپ نے کو بازو اٹھا کر دیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دست کا حصہ محبوب ہے- اور اس بات کا تذکرہ حدیث شریف میں بھی موجود ہے-

جیسا کہ روایت ہے کہ

> ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا))[13]
>
> (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک دن گوشت آیا، تو آپ کو دست کا گوشت پیش کیا گیا، اس لیے کہ وہ آپ کو بہت پسند تھا تو آپ نے اس میں سے دانت سے نوچ کر کھایا۔)

اور اس بات کا ذکر ایک اور واقعہ سے بھی ملتا ہے جیسا کہ ابو عبیدہ کی زبانی بیان کیا گیا ہے- فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا مہمان بنایا حضور نے مہمانی کا شرف بخشا مجھے- میں نے دو جہانوں کے سردار کے لیئے شوربہ والا سالن بنایا اور اس میں بکری کے گوشت کو ڈالا- جب سالن بن گیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کے لیئے پیش کیا تو اس میں، میں نے بکری کے گوشت میں سے بازو، والے حصے کو ڈالا ایک بازو آپ کے برتن میں ڈالا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بھرپور طریقے سے لطف اٹھائیں- اور ایسا ہی ہوا جب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو نوش فرمالیا تو فرمایا کہ اس کا جو دوسرا بازو وا اپنے برتن میں ڈالنے کا حکم دیا- آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان نبوی کی تکمیل کرتے ہوئے بکری کا دوسرا دست

بھی آپکی خدمت میں پیش کیا گیا-ابو عبیدہ ذکر کرتے ہیں کہ میں جب دونوں رانیں آپ کے برتن میں ڈال چکا تھااور آپ ﷺ اس کو تناول بھی فرما چکے تھے تو سرور کونین نے تیسرے بازو کی فرمائش کی تو آپ کو بتایا گیا کہ تیسری ران موجود نہیں ہے کیوں کہ بکری ایک ذبح کی گئی تھی اور اس کی رانیں دو تھیں جو آپ کی خدمت میں پیش کی جاچکی ہیں-

اس پر محبوب خدا نے فرمایا کہ اگر تم مجھے دیتے جاتے اور اس طرح نہ کہتے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ کبھی ختم نہ ہوتا کیوں کہ مانگنے والا کون تھا اور دینے والا کون تھا تمہیں باخوبی اندازہ ہو گا-[14]

کلیجی کو کھانا رسول اللہ ﷺ میں شامل

شمائل کبری میں ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھنی ہوئی کلیجی نوش فرمائی اور اس لحاظ سے کلیجی کا کھانا سنت میں شامل ہوتا ہے- مواہب اللدنیہ میں بھی اس بات کا ذکر موجود ہے-اور دار قطنی میں بھی ایک حدیث شریف پیش کرتے ہوئے بھی اس بات کا ذکر ہے کہ جب بھی قربانی کا گوشت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا جاتا تھا- تو اس میں جو سب سے پہلی چیز پیش کی جاتی تھی وہ کلیجی ہی ہوتی تھی-سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے کلیجی ہی کھایا کرتے تھے اور اس بات کا ذکر احادیث میں بھی کئی جگہ پر موجود ہیں-نبی مکرم ﷺ کا کلیجی کو نوش فرمانا پسند تھا-[15]

((عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، وَحَدَّثَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوَ قَالَ أَمْ هِبَةٌ؟ فَقَالَ: لَا بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً، فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى، قَالَ: وَ ايْمُ اللَّهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا حَزَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُزَّةً حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ، قَالَ: وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ.))[16]

(ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سو تیس آدمی تھے- آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا یا تھوڑا کم یا زیادہ- پھر وہ سب گوندھا گیا- پھر ایک مشرک آیا، جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لمبا بکریاں لے کر ہانکتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو (بکری) بیچتا ہے یا ہدیہ دیتا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں بیچتا ہوں- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری خریدی تو اس کا گوشت تیار کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلیجی، گردے،-دل وغیرہ کو بھوننے کا حکم دیا، (حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے) کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک شخص کو اس کی کلیجی وغیرہ کا ایک ٹکڑا دیا، جو شخص موجود تھا اس کو دے دیا اور جو موجود نہیں تھا اسکے لئے رکھ لیا-(عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ نے (کھانے کے لئے) دو بڑے پیالے بنائے اور ہم سب نے ان دو پیالوں میں سے کھایا اور سیر ہو گئے، دونوں پیالوں میں کھانا پھر بھی بچ گیا تو میں نے اس کو اونٹ پر لاد لیا یا جس طرح انھوں نے کہا)

کلیجی کی خصوصیت

کلیجی تاثیر کے لحاظ سے گرم ہے اور یہ ایسی غذا ہے جو انسانی جسم سے گندے اور انسانی جسم کو نقصان پہنچانے والے جو مادے ہوتے ہیں انہیں وہ نکالتی ہے اور انسانی جسم کو توانا اور صحت مند رکھنے میں مدد دیتی ہے-[17]

رسول اللہ ﷺ کا پائے سے لطف اٹھانا

شمائل کبری جلد اول میں مصنف فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ کی زبانی نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کے پائے بھی نوش فرمایا کرتے تھے ان سے لطف اندوز ہوتے تھے اور انہیں اپنے کھانوں میں شامل کیا کرتے تھے- جیسا کہ حضرت عائشہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جانوروں کے پائے رکھتے تھے اور ان کو رکھے ہوئے بعض دفعہ تین دن سے زیادہ بھی ہو جاتا تھا اور بعض دفعہ ایک ماہ تک بھی رکھے جاتے تھے اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نوش فرمایا کرتے تھے-[18]

جیسا کہ درج زیل حدیث شریف میں ہے:

((عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ؟، قَالَتْ كُنَّا نَخْبَأُ الْكُرَاعَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا، ثُمَّ يَأْكُلُهُ))[19]

(عابس کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے قربانی کے گوشت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک ایک مہینے تک قربانی کے پائے رکھ چھوڑتے، پھر آپ اسے کھاتے-)

رسول خدا ﷺ کا مغز نوش فرمانا

سیرت شامی میں ذکر کیا گیا ہے امام شامی فرماتے ہیں کہ سید الکونین ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کا مغز یعنی کہ گودا بھیا نوش فرمایا اور اس سے خوب لطف اندوز ہوتے تھے اور اس بات کا ذکر وہ حضرت سعد بن عبادہ کی روایت سے لیتے ہیں جس میں وہ سعد بن عبادہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک ڈبے نما برتن میں مغز لے کر آیا تھا جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ لے کر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہی آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے عبادہ! اے ابو ثابت! اس میں کیا چیز ہے جو آپ لے آیئے ہیں-؟ جس پر سعد بن عبادہ فرماتے ہیں کہ میں نے جواب دیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو ہمارے اوپر رسول بنا کر بھیجا اور حق کے ساتھ بھیجا میں نے 40 کے قریب جانوروں پر چھری چلائی ان کو ذبح کیا اور میرے دل نے چاہا کہ میں ان کا جو مغز ہے وہ آپ کو جی بھر کر کھلاؤں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس جذبے کو دیکھا اور میرے جواب کو سنا تو آپ ﷺ نے اسے خوب نوش فرمایا اور میرے لیے خیر اور برکت کی دعا فرمائی-[20]

ان جانوروں کا تذکرہ جن کا گوشت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نوش نے فرمایا

گائے کا گوشت

گائے کے گوشت کو عربی زبان میں "لحم البقر" کہا جاتا ہے جبکہ فارسی میں اس کو "گوشت گاؤ" کہیں گے عام طور پر یہ بات معروف ہے کہ بہت زیادہ خوبی رکھنے والا گائے کا گوشت رنگت کے لحاظ سے خاص سرخی مائل ہوتا ہے-اگر اس کی رنگت میں زیادتی پائے جائے یا کمی پائے جائے تو گوشت جو ہے وہ صفت میں کھانے کے لحاظ سے اچھا نہیں ہوتا-اگر گوشت میں ہلکی رنگت پائی جاتی ہے اس پہ چربی بھی ہلکی ہے اور ذائقے کے لحاظ سے وہ بد ذائقہ ہے تو ایسے گوشت کا کھانا جو ہے وہ ہاضمے کے لحاظ سے ٹھیک نہیں ہے اور وہ معدے میں ہضم دیر سے ہوتا ہے-[21]

آقاء کریم ﷺ کا گائے کے گوشت کو نوش فرمانا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی زندگی مبارک میں بیت اللہ کے حج کے لیے تشریف لے کر گئے ہوئے تھے تو وہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گائے کا گوشت بطور سالن پیش کیا گیا تھا- جسے آقا پر نور ﷺ پر لطف اندوز ہوئے تو پھر یہ آقا مدنی ﷺ نے اور یہ سالن آپ کی بیویوں کو بھی بھیجا گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے لیے یہ لے آئے تھے-[22]

اس بات کا ذکر حضرت عائشہ بھی کرتی ہیں کہ

> ((حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ گوشت کو نوش فرمایا تھا جس کا واقعہ کچھ اس طرح سے ہے کہ سید الکونین ﷺ کے پاس گائے کا گوشت آیا اور اس کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ جو گوشت آیا ہے یہ حضرت بریرہ نے صدقے کے طور پر اس جانور کو ذبح کیا تھا اور ہماری طرف بھی بھیج دیا- حضرت محمد ﷺ نے فرمایا یہ جانور ان کے لیے بطور صدقہ جانور ذبح کیا گیا اور ہماری طرف جو بھیجا ہے یہ تحفے کے طور پر بھیجا گیا ہے-))

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے گائے کے جانور کے گوشت کو نوش فرمایا تھا-[23]

مچھلی

السمک جس کا "معنی ہم لیتے ہیں مچھلی" میں اس کے واحد سمکۃ آتی ہے اور اگر ہم اس کو جمع میں کرتے ہیں تو سموک کہا جاتا ہے یا اسماک کہا جاتا ہے-یہ ایک پانی میں رہنے والی خدا کی مخلوق ہے اس کی کئی طرح کی اقسام پائی جاتی ہیں اور ہر ایک قسم کا الگ الگ نام ہے- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور مجسم شفیع معظم نے فرمایا:

> (بے شک اللہ تعالی نے اپنی پیدا کردہ مخلوق کے ایک ہزار گروپ بنائے ہیں ایک ہزار جن میں 600 کی تعداد پانی میں رہتی ہے اور جو 400 سو کی تعداد ہے وہ خشک علاقے میں رکھی گئی ہے-" مچھلی ان جانوری مخلوق میں سے ہیں جو کہ پانی میں رہتی ہیں جس طرح انسانوں کو اور کچھ ایسی مخلوقات کو جن کو اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے ہوا میں سانس لینا ضروری ہے ویسے ہی مچھلی کے لیے پانی کے اندر رہنا ضروری ہے اور اس بات کو شاعر نے کچھ اس طرح سے بیان کیا ہے-)

مچھلی کی خصوصیت

کھانے میں مچھلی بہت زیادہ کھاتی ہے کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ٹھنڈا مزاج رکھتی ہے اور اس کا معدہ بھی اسی لحاظ سے ٹھنڈا ہوتا ہے اور اس کا معدہ کی جگہ منہ کے قریب ہوتی ہے- مچھلی کے اندر ہوا داخل نہیں ہو سکتی کیوں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ گردن بغیر ہوتی اور یہ بے آواز ہوتی ہے- بعض حضرات کا کہنا ہے کہ مچھلی پھیپھڑے کے بغیر ہوتی ہے جس طرح گھوڑا تلی کے بغیر ہوتا ہے اونٹ پتے کے بغیر ہوتا ہے شتر مرغ گودہ کے بغیر ہوتا ہے-یہ حرکت کرنے میں سانپ کی مثل ہے تیزی سے حرکت کرتی ہے اس کے انڈوں کا رنگ سفید ہوتا ہے اور نہ ہی زرد ہوتا ہے بلکہ یہ صرف ایک ہی رنگ کے ہوتے ہیں- مچھلی کی صفت یہ ہے کہ یہ جال میں جلد پھنس جاتی ہے جس کی وجہ سے شکاری اس کا شکار کر لیتا ہے اور یہ شکاری کے ہاتھ سے حرکت کرتے ہوئے نہیں نکل سکتی مچھلیوں میں جو سب سے بڑی مچھلیاں ہوتی ہیں وہ چھوٹی مچھلیوں کو اپنی غذا بنا لیتی ہیں جس کی وجہ سے چھوٹی مچھلیاں دریا کے کنارے کے قریب تھوڑے پانی میں نکل جاتی ہیں-

مچھلی کا حکم

حضور پر نور ﷺ کا مچھلی کے گوشت کو نوش فرمانا

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلی کے گوشت کو بھی اپنی غذا میں شامل کیا تھا اور اس سے بھی لطف اندوز ہوئے تھے اور اس بات کا ذکر مختلف احادیث شریف میں ملتا ہے جن میں سے چند ایک احادیث درج ذیل ہیں۔

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَأَنَا فِيهِمْ، فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذَلِكَ الْجَيْشِ، فَجُمِعَ ذَلِكَ كُلُّهُ، فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ، فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ، فَقُلْتُ: وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ، قَالَ: ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ، فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ، فَأَكَلَ مِنْهُ ذَلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا، ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ، ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا))[24]

(ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں وہب بن کیسان نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رجب 7 ھ میں) ساحل بحر کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ اور اس کا امیر ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ فوجیوں کی تعداد تین سو تھی اور میں بھی ان میں شریک تھا۔ ہم نکلے اور ابھی راستے ہی میں تھے کہ توشہ ختم ہو گیا۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ تمام فوجی اپنے توشے (جو کچھ بھی باقی رہ گئے ہوں) ایک جگہ جمع کر دیں۔ سب کچھ جمع کرنے کے بعد کھجوروں کے کل دو تھیلے ہو سکے اور روزانہ ہمیں اسی میں سے تھوڑی تھوڑی کھجور کھانے کے لیے ملنے لگی۔ جب اس کا بھی اکثر حصہ ختم ہو گیا تو ہمیں صرف ایک ایک کھجور ملتی رہی۔ میں (وہب بن کیسان) نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا بھلا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہو گا؟ انہوں نے بتلایا کہ اس کی قدر ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب وہ بھی ختم ہو گئی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ آخر ہم سمندر تک پہنچ گئے۔ اتفاق سے سمندر میں ہمیں ایک ایسی مچھلی مل گئی جو (اپنے جسم میں) پہاڑ کی طرح معلوم ہوتی تھی۔ سارا لشکر اس مچھلی کو اٹھارہ راتوں تک کھاتا رہا۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی دونوں پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد اونٹوں کو ان کے تلے سے چلنے کا حکم دیا۔ اور وہ ان پسلیوں کے نیچے سے ہو کر گزرے، لیکن اونٹ نے ان کو چھوا تک نہیں۔)

خرگوش کا گوشت

ارنب (خرگوش) یہ اکیلا ہے اس کے لیے جمع کا صیغہ جب استعمال کیا جاتا ہے تو اس کے لیے ہم ارانب لے آتے ہیں یہ مذکر اور مونث دونوں ہی کے لیے لایا جاتا ہے۔ اگر ہم اس کو عربی زبان میں دیکھیں تو اس کے لیے "الخزن" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جس کی "جمع خزائن آئے گی" اور خرگوش ایک ایسا جانور ہے جو بکری کے میمنے کی مثل دکھائی دیتا ہے۔ جس کے ہاتھ بہت چھوٹے اور پاؤں بہت بڑے ہوتے ہیں اس کو زرافہ کے برعکس بھی کہا جاتا ہے اور یہ دوڑنے میں اپنے چلنے میں اپنے پیچھے والی ٹانگوں کی مدد لیتا ہے۔[25]

خرگوش کی خصوصیت

خرگوش کی ایک صفت تو یہ ہے کہ یہ ایک سال تک مذکر رہتا ہے اور پھر جب دوسرا سال شروع ہوتا ہے تو یہ مونث بن جاتا ہے۔

وسبحان القادر علی کل شی

پس پاک ہے اس کی ذات جو ہر چیز پر قادر ہے

خرگوش میں یہ بھی صفت پائی جاتی ہے کہ جب وہ نیند کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں جو ہیں وہ بند نہیں ہوتی اور جب کوئی شکاری اس کو پکڑنے لگتا ہے تو اس کی آنکھیں بند نہ دیکھ کر اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ نیند کی حالت میں نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ اس کو اپنا شکار نہیں بناتا۔[26]

خرگوش کی طبّی لحاظ سے صفت

خرگوش ایک جانا مانا جانور ہے جس کا گوشت رنگت کے لحاظ سے سرخ ہوتا ہے اور اس کے گوشت میں لذت جو ہے وہ بہت زیادہ ہے کھانے والے ہر انسان کے دل کو اور زبان کو اس کا ذائقہ اچھا لگتا ہے تاثیر کے لحاظ سے یہ گرم ہے۔[27]

آقاء کریم سید المرسلین ﷺ کا خرگوش کے نوش فرمانے کے بارے میں عمل

ابن القیم اپنی کتاب زاد المعاد میں فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرگوش کے گوشت کو نوش فرمایا تھا۔[28]

مواہب اللدنیا جلد نمبر 4 میں بھی اس بات کا ذکر ہے کہ آنحضرت محمد ﷺ کے سامنے جب خرگوش کے گوشت کو پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نوش فرمایا۔[29]

اور اسی طرح حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث شریف میں بھی اس بات کا ذکر موجود ہے جو کہ درج ذیل ہے

((عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِي بِفَخِذِهَا أَوْ بِوَرِكِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهُ))

(انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے مقام مرالظہران میں ایک خرگوش کا پیچھا کیا، صحابہ کرام اس کے پیچھے دوڑے، میں نے اسے پالیا اور پکڑلیا، پھر اسے ابو طلحہ کے پاس لایا، انہوں نے اس کو پتھر سے ذبح کیا اور مجھے اس کی ران دے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا، چنانچہ آپ نے اسے کھایا۔)[30]

مرغی کا گوشت

مرغی کے گوشت کا کھانا بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مرغی کے گوشت سے بھی لطف اندوز ہوئے تھے۔ اس بات کا ثبوت مختلف احادیث مبارکہ سے بھی ملتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں[31]

((عَنْ زَهْدَمٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى أُتِيَ بِدَجَاجَةٍ، فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: ادْنُ فَكُلْ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ.))[32]

(زہدم سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرغی لائی گئی تو لوگوں میں سے ایک شخص وہاں سے ہٹ گیا، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ وہ بولا: میں نے اسے دیکھا کہ وہ کوئی چیز کھا رہی تھی تو میں نے اس کو گندہ سمجھا اور قسم کھالی کہ میں اسے نہیں کھاؤں گا، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: قریب آؤ اور کھاؤ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے دیکھا ہے، اور اسے حکم دیا کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔)

مواہب اللدنیا میں اس بات کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی مرغی کے گوشت کو کھانے کا ارادہ فرماتے تھے تو اس کو کچھ دن تک اپنے پاس روک کے رکھتے تھے اور اسے اپنی طرف سے کھانا اور دیگر مختلف کھانے کی اشیاء ڈالتے تھے تاکہ وہ کھالے اور پھر اسی کے اس کے بعد نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اسے ذبح فرمایا کرتے تھے اور پھر اسی کا گوشت بناتے اور سالن بنا کر نوش فرماتے تھے۔[33]

طب کے حوالے سے مرغی کے گوشت کے فوائد

مرغی کے طبّی فوائد بیان کرتے ہوئے علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ مرغی کا گوشت جو ہے وہ معدے کے لیے بہت ہی مفید جلد ہضم ہونے والا اور ایک ہلکی غذا میں شمار ہوتا ہے اس سے انسانی ذہن کو طاقت ملتی ہے رنگت کو خوبصورت بناتی ہے انسانی عقل میں بھی یہ اضافے کا سبب بنتی ہے خون کی بڑھوتری کا سبب بنتی ہے۔

علامہ مناوہؒ فرماتے ہیں کہ گھر میں پالی جانے والی مرغی ہو یا جنگل میں خود گھاس پھوس چر کر یا کیڑے مکوڑے چر کر پلنے والی مرغی دونوں طرح کے مرغیاں جو ہے وہ حلال ہیں[34]

اونٹ

اہل عرب کہتے ہیں کہ عربی میں اونٹ کو نبات اللیل کہا جاتا ہے۔ نر اور مادہ اونٹ کو اس وقت جب وہ ان کی عمر نو سال کو یا چار سال کو ہو جاتی ہیں تو انہیں "جزعہ" کہا جاتا ہے "یا بعیر" کہتے ہیں جس کی "جمع ابعرہ، بعران" آتی ہے۔ حضور سراج السالکین رحمت اللعالمین سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ وہ گھر جس میں اونٹ ہو یا بکریاں ہوں وہ گھر برکت سے خالی نہیں ہوتا۔[35]

خصوصیت

اونٹ اچھی قد و قامت کا مالک جانور سمجھا جاتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے اوپر جتنا سامان لادا جائے یہ کسی بھی قسم کی لڑکھڑاہٹ کے بغیر اپنے اوپر یہ وزن اٹھا لیتا ہے، بغیر لڑکھڑائے یہ چل پڑتا ہے اور بیٹھ بھی جاتا ہے۔ اس کی پیٹھ اتنی وسیع ہوتی ہے کہ ایک انسان اپنا سارا سامان اپنے کھانے پینے کی چیزیں اپنے برتن وغیرہ آسانی کے ساتھ ایک اونٹ کی پیٹھ پر لاد کر اپنا سفر جاری رکھ سکتا ہے۔[36]

اونٹ کا گوشت کھانے کے طبّی فوائد

اونٹ کا گوشت کھانے کے لحاظ سے یہ تاثیر میں بہت گرم ہے اثر اپنا بہت گرم رکھتا ہے اس کے گوشت کا رنگ جو ہے وہ تھوڑا سا نیلا اور سرخی مائل ہوتا ہے اگر اس کے کھانے کے بارے میں بات کی جائے تو اس کا گوشت کھانے والے کو نمکین ذائقہ محسوس کراتا ہے یہ بہت دیر سے ہضم ہونے والی غذا ہے۔[37]

خلاصہ:

نبی کریم ﷺ کی خوراک میں سادگی، طہارت اور توازن تھا۔ آپ ﷺ نے صرف وہی جانور کھائے جو شرعی لحاظ سے حلال اور طبیعت کے موافق تھے۔ گوشت خوری کا رجحان محدود تھا، اور اسے ضرورت وافادیت کے تحت اپنایا گیا۔

REFERENCES - حوالہ جات

[1] Mavlānā Āṣif Nasīm Ṣāḥib, *Muḥammad (S.A.W.W.) ko kyā pasand aur kyā nā pasand*, Ṣaḥīfah 370.

[2] Al-Qur’ān, Sūrah al-Mā’idah (5), Āyah 4.

[3] Al-Qur’ān, Sūrah al-Baqarah (2), Āyah 172.

[4] Al-Tirmidhī, Abū Mūsā Muḥammad bin ‘Īsā, *Jāmi‘ Tirmidhī*, Kitāb al-Zuhd ‘an Rasūl Allāh (S.A.W.W.), Bāb mā jā’a fī karāhiyah kathrat al-akl, Ḥadīth 2380.

[5] Al-Mustafa bin ‘Abd Allah. (2007). Kashf al-Zunun (Vol. 1, p. 560). Beirut: Dar al-Fikr.

[6] Ibn Majah, Muhammad bin Yazid. (n.d.). Sunan Ibn Majah, Kitab al-At‘imah, Bab al-Lahm, Hadith 3305.

[7] Al-Qustallani, Ahmad. (2004). Al-Mawahib al-Ladunniyah (Vol. 2, p. 173). Lahore: Farid Book Stall. Al-Hanbal, Ahmad. (n.d.). Musnad Ahmad (pp. 360–361).

[8] Hakim Muzaffar Hasan Awan. (1960). Kitab al-Mufradat (p. 415). Lahore: Sheikh Ghulam Ali Limited.

[9] Al-Haythami, Ali bin Abu Bakr. (n.d.). Majma‘ al-Zawa’id (Vol. 9, p. 170).

[10] Ibn Majah, Abu ‘Abd Allah Muhammad bin Yazid al-Raba‘i. (n.d.). Sunan Ibn Majah, Kitab al-At‘imah, Bab Atayib al-Lahm, Hadith 3308. Al-Muttaqi, ‘Ala al-Din Ali. (n.d.). Kanz al-‘Ummal (Hadith 4097). Deoband: Idarah Ishaat al-Islam.

[11] Al-Jawzi, ‘Abd al-Rahman. (n.d.). Al-Wafa bi-Ahwal al-Mustafa (p. 638).

[12] Al-Bukhari, Muhammad bin Isma‘il. (n.d.). Jami‘ al-Sahih, Kitab al-Nikah, Bab man ajaba ila kura‘, Hadith 5178.

[13] Al-Bukhari, Muhammad bin Isma‘il. (n.d.). Jami‘ al-Sahih, Kitab al-Nikah, Bab man ajaba ila kura‘, Hadith 5456

[14] Al-Jawzi, ‘Abd al-Rahman. (n.d.). Al-Wafa bi-Ahwal al-Mustafa (p. 638).

[15] Al-Qasimi, Muhammad Irshad. (n.d.). Shama’il Kubra (Vol. 2, p. 95).

[16] Muslim, Muslim bin Hajjaj. (n.d.). Sahih Muslim, Kitab al-Ashribah, Bab ikram al-daif wa fadhil ithar, Hadith 5364. Al-Bukhari, Muhammad bin Isma‘il. (n.d.). Al-Sahih al-Bukhari, Kitab al-At‘imah, Bab man akala hatta shabi‘a, Hadith 5382.

[17] Khazain al-Adwiyah. (n.d.). (Vol. 3, p. 359).

[18] Al-Qasimi, Muhammad Irshad. (n.d.). Shama’il Kubra (Vol. 1, p. 67).

[19] Al-Humaydi, ‘Ubayd Allah bin Usamah. (n.d.). Musnad Humaydi, Kitab al-Dahaya, Bab al-Iddikhar min al-Adahi, Hadith 4438.

[20] Al-Shami, Ibn ‘Abidin. (n.d.). Sirat Shami (Vol. 7, p. 298). Lahore: Maktabah Rahmaniyyah.

[21] Hakim Muzaffar Husain Awan. (n.d.). Kitab al-Mufradat al-Ma‘ruf bi-Khawas al-Adwiyah (p. 417).

[22] Al-Qasimi, Muhammad Irshad. (n.d.). Shama’il Kubra (Vol. 1, p. 71).

[23] Abd al-Hayy. (n.d.). Fatawa Abd al-Hayy Lakhnawi (Vol. 2, p. 116). Lucknow: Yousufi Press.

[24] Al-Bukhari, Muhammad bin Isma‘il. (n.d.). Al-Sahih al-Bukhari, Kitab al-Sharikah, Bab al-Sharikah fi al-Ta‘am wa al-Nahd wa al-‘Urud, Hadith 2983.

[25] Al-Damiri, Kamal al-Din Hamd bin Musa. (n.d.). Hayat al-Hayawan (Vol. 1, p. 104).

[26] Al-Damiri, Kamal al-Din Hamd bin Musa. (n.d.). Hayat al-Hayawan (Vol. 1, p. 104).

[27] Hakim Muzaffar Husain Awan. (n.d.). Kitab al-Mufradat Khawas al-Adwiyah (p. 417).

[28] Al-Jawzi, Ibn al-Qayyim. (n.d.). Zad al-Ma‘ad (Vol. 1, p. 54).

[29] Al-Qustallani, Ahmad bin Muhammad. (n.d.). Mawahib al-Dunniyah (Vol. 4, p. 332).

[30] Al-Tirmidhi, Abu ‘Isa Muhammad bin Musa. (1998). Jami‘ al-Tirmidhi (Hadith 1789). Riyadh: Dar al-Afkar al-Dawliyah.

[31] Al-Qasimi, Muhammad Irshad. (n.d.). Shama’il Kubra (Vol. 1, p. 29). Lahore: Zamzam Publishers. Al-Jawzi, ‘Abd al-Rahman. (n.d.). Al-Wafa bi-Ahwal al-Mustafa (p. 639). New Delhi: I‘tiqad Publishing House.

[32] Al-Nasai, Ahmad bin Shu‘ayb. (n.d.). Sunan al-Nasai (Hadith 4351).

[33] Al-Qustallani, Ahmad bin Muhammad. (n.d.). Mawahib al-Ladunniyah (Vol. 4, p. 332).

[34] Mulla ‘Ali Qari. (1998). Jam‘ al-Wasail (p. 203). Riyadh: Dar al-Afkar al-Dawliyah.

[35] Al-Damiri, Kamal al-Din. (n.d.). Hayat al-Hayawan (Vol. 1, p. 85).

[36] Al-Damiri, Kamal al-Din. (n.d.). Hayat al-Hayawan (Vol. 1, p. 85).

[37] Hakim Muzaffar Husain Awan. (n.d.). Kitab al-Mufradat (p. 414).